40

ہمارا ہتھیار دُعا ہے

(فرمودہ ۹ رمئی ۱۹۱۹ء)

حضورِ انور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

"ہماری جماعت کی حالت اور اس کی تعداد اور اس کی طاقت جتنی بھی ہے۔ دوسرے لوگ تو اس کو حقارت سے دیکھتے ہی ہیں۔ مگر ہم بھی اپنی حقیقت سے ناواقف نہیں۔ اس میں شُبہ نہیں کہ عموماً لوگ اپنے آپ کو بڑا سمجھا کرتے ہیں۔ ذرا کسی کو مال ملتا ہے تو وہ اپنے آپ کو فرعون سے بڑا سمجھتا ہے۔ ذرا کسی کو طاقت میسّر ہوتی ہے۔ تو وہ رستم سے زیادہ جری اپنے آپ کو سمجھتا ہے۔ مگر ہماری کمزوری اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ ہم اپنی کمزوری کو محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ لوگ اپنی کمزوری کو محسوس نہیں کیا کرتے۔

ہم مال کے لحاظ سے دُنیا کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اور نہ قوت سے مقابلہ کرسکتے ہیں نہ طاقت سے اور نہ جتھے کے لحاظ سے مقابلہ کرسکتے ہیں۔ نہ سیاسی رسوخ سے مقابلہ کرسکتے ہیں۔ نہ حکومت سے نہ سلطنت سے۔ غرض ان باتوں میں سے کسی بھی لحاظ سے ہمیں کسی قسم کی فوقیت دُنیا پر حاصل نہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کوئی بھی مذہبی سلسلہ نہیں جو ہمارا دشمن نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی کمزور ہو۔ مگر اس کا دشمن بھی نہ ہو۔ تو باوجود اس کے کمزور ہونے کے اس کے لیے خطرات نہیں ہیں۔

چونکہ اس کے مقابلہ میں کوئی نہیں۔ اس لیے اس کو خطرہ نہیں۔ مگر ہمارا معاملہ اس کے اُلٹ ہے۔ ایک طرف تو کمزور ہم سے زیادہ کوئی نہیں دوسری طرف ہم سے زیادہ کسی کے دشمن نہیں۔ یا یوں کہو کہ جس قدر مذہبی سلسلے ہیں۔ وہ سب کے سب ہمیں مٹانے کے درپے ہیں۔ کیونکہ جو ہم تعلیم دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ سب کے سب اس سے ڈرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ اس تعلیم کے سامنے سب تعلیمیں ماند ہوجائیں گی۔ جیسا کہ بکری شیر سے ڈرا کرتی ہے۔ اسی طرح اس تعلیم سے جو ہمیں دی گئی ہے تمام سلسلے ڈرتے ہیں۔ اس لیے سارے کے سارے ہمارے مقابلہ کے لیے کھڑے ہیں۔ مذہبی طور پر نہ عیسائی ہم سے ہمدردی رکھتے ہیں اور نہ سکھ۔ نہ ہندو۔ نہ آریہ۔ نہ جینی۔ نہ بدھوں کو ہم سے ہمدردی ہے۔ نہ کسی اور کو، یعنی مذہبی

طور پر ہم سے ہر ایک نے جنگ چھیڑی ہوئی ہے۔ کونسی قوم ہے۔ جس کو ہم سے مذہبی طور پر ہمدردی ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ ہم سیاست میں کسی سے لڑتے نہیں۔ گورنمنٹ کی وفاداری کے متعلق جو سیاست میں ہمیں حصہ لینا پڑتا ہے۔ وہ ہمارے مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لیے ہم دیگر ہر قسم کی تحریکوں سے علیحدہ ہیں اور نہ ہمارے پاس وقت ہے نہ مال نہ آدمی ہیں کہ جن کو مذہب کے علاوہ سیاست میں لگائیں۔ گورنمنٹ کی خدمت چونکہ ہمارا ایک مذہبی فرض ہے۔ اس لیے ہم اس میں دخل دیتے ہیں اور اس خدمت کو ادا کرتے ہیں۔ جس طرح بھی ادا ہو۔ ہمیں گورنمنٹ کے متعلق تعلیم ہی ایسی دی گئی ہے۔ کہ جو گورنمنٹ سمجھدار ہو۔ ہمیں اس سے کسی قسم کا خطرہ نہیں۔ حکومت سے ان لوگوں کو خطرہ ہے جو بغاوت کے خیال رکھتے ہوں، لیکن جن کے دل میں بغاوت و فساد کے خیالات ہی نہ ہوں ان کو کسی امن پسند اور سمجھدار گورنمنٹ کے ماتحت کسی قسم کے خطرات نہیں۔ پھر بھی ہم بہت ہی ناتوان اور کمزور ہیں اور ساری مذہبی دُنیا ہماری مخالف ہے۔ اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے۔ کہ ہم سوچ سمجھ کر قدم اُٹھائیں اور اپنے دشمنوں اور مخالفوں کے مقابلہ کی جو تدبیر کریں وہ عمدہ اور بہتر ہو۔ ہمارے مخالف ہمیں جسمانی طور پر دُکھ دیتے ہیں۔ اور ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کٹک میں ہماری ایک میت ہوگئی۔ احمدی جب دفن کرکے واپس لوٹے، مخالفوں نے لاش کو قبر سے نکال کر کتّوں کے آگے پھینک دیا۔ احمدی ان لوگوں کی ان حرکتوں کو دیکھتے تھے۔ مگر کچھ نہیں کر سکتے تھے اگر پولیس موقع پر نہ پہنچ جاتی تو قریب تھا کہ کتّے لاش کو چیر ڈالتے۔

یقیناً جان لو کہ وہ خدا جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور اس کام کے لیے کھڑا کیا ہے۔ اس سے یہ ہرگز اُمید نہیں کہ ایسا مہتم بالشان کام سپرد کرکے بے ہتھیار چھوڑ دے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے جو جانور پیدا کیے ہیں۔ خواہ ان کی عمر چند گھنٹے ہی کیوں نہ ہو۔ ان کی خوراک بھی پیدا کی ہے۔ زمین کے اندر رہنے والوں کی خوراک کا سامان اس نے پیدا کیا ہے۔ پانی میں رہنے والوں کی خوراک کا سامان اس نے پیدا کیا ہے۔ نباتات کے لیے اس نے خوراک پیدا کی ہے۔ حیوانات کیلئے اس نے خوراک پیدا کی ہے جنکی ضروریات خوراک ایک جگہ نہ تھیں ان کو پاؤں دیئے۔ تاکہ وہ چل پھر کر اپنی خوراک کو جمع کریں وہ جانور جن کی خوراک گوشت ہے ان کو پنجے بھی دیئے اور جن کی خوراک گوشت نہیں۔ ان کو پاؤں دیئے ہیں اور درخت جن کی خوراک مختلف جگہوں سے مہیا نہیں ہوتی۔ ان کے لیے پاؤں کی ضرورت نہیں تھی۔ انکو جڑیں دی ہیں۔ تاکہ وہ زمین سے ہی اپنی خوراک حاصل کرلیں پس ہمیں خدا نے پیدا کیا اور خاص مقصد کے لیے کھڑا کیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیں کوئی ہتھیار نہ دیتا۔ ہتھیار اس نے دیا ہے، لیکن ہم ہیں

بہت ہیں جو اس کو استعمال نہیں کرتے۔ اور وہ ہتھیار جو ہمیں دیا گیا ہے دُعا کا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہم مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور ہم میں طاقت نہیں۔ کہ ہم اپنے دشمن کے حملوں سے بچ سکیں۔ لیکن ہمیں ایک ایسی ہستی نے کھڑا کیا ہے جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا جس طرح یہ یقینی ہے۔ کہ ہم کسی کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس سے کہیں زیادہ یہ بات یقینی ہے کہ جس نے ہمیں کھڑا کیا ہے اس کا بھی کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اس لیے جہاں ہم جیسا کوئی بے کس اور بے بس نہیں ہے۔ وہاں روحانی طور پر ہم سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں ہے۔ اگر ایک طرف ہم ساری دُنیا کا نشانہ ہیں۔ تو دوسری طرف ساری دُنیا ہمارا شکار ہے اگر تمام دنیا ہمیں روند ڈالنا چاہتی ہے تو دوسری طرف اُمید ہے کہ تمام دُنیا پر ہم ہی ہم ہونگے۔ جنگ و جدل سے نہیں۔ بلکہ رُوحانی طور پر کیونکہ ہمیں وہ طاقتیں اور قوتیں دی گئی ہیں جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا لیکن افسوس اس کا ہے کہ بہت کم ہیں۔ جو ان قوتوں اور طاقتوں اور ہتھیاروں کو استعمال کرتے ہیں بہت ہیں جو سستی اور بے ہمتی کرتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ جس نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ اس میں طاقت ہے۔

مَیں نے ایک دفعہ ایک رؤیاء دیکھی کہ ایک بہت بڑا اژدہا ہے۔ اور وہ تمام دنیا میں پھر رہا ہے اور جو اس کے سامنے آتا ہے وہ اُس کو کھا جاتا ہے۔ لوگوں میں بہت خطرہ پھیلا ہوا ہے۔ اتنے میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک جماعت کے آگے ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک عصا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ دو آدمی اس اژدھا کے آگے آگے بھاگے جاتے ہیں۔ مگر وہ اژدہا اس قدر تیز دوڑتا ہے، کہ ان آدمیوں اور اس کے درمیان کا فاصلہ دم بدم کم ہوتا جا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر مَیں اس کو مارنے کے لیے دوڑا ہوں۔ اور خدا نے مجھ کو توفیق دی ہے۔ کہ مَیں نے قریب پہنچکر سوٹا اُٹھانا چاہا۔ اُسی وقت میرے ذہن میں یہ حدیث آئی کہ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھَا[1]۔ یہ یاجوج ماجوج کے متعلق ہے کہ کسی میں طاقت نہ ہو گی کہ وہ ان کا سامنے سے مقابلہ کر سکے۔ پس جب ان کے مقابلہ کی طاقت ہی نہیں۔ تو پھر مَیں کیسے مقابلہ کر سکتا ہوں۔ یہ خیال میرے ذہن میں آیا ہی تھا کہ وہ اژدھا میری طرف پلٹا اور چاہا کہ مجھ پر حملہ کرے۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک چارپائی پڑی ہے جس کی لکڑیاں سلامت ہیں۔ مگر وہ بُنی ہوئی نہیں۔ جونہی کہ اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ مَیں کود کر اس چارپائی کی پاٹیوں پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا اور ایسا ہوا کہ مَیں اژدھا کی پیٹھ پر پہنچ گیا۔ اور مَیں نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھائے۔ اب میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ حدیث میں تو یہی بات آتی ہے کہ کوئی ہاتھوں سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مَیں بھی اس کا مقابلہ ہاتھوں سے

---

[1] مسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الفتن باب العلامات بین یدی الساعۃ

نہیں کرتا۔ میں تو دُعا کرتا ہوں۔ پس حدیث میں تو آمنے سامنے مقابلہ کے لیے کہا گیا ہے۔ مَیں نے دُعا کرنی شروع کی وہ تڑپنے لگا اور مُردہ ہو کر گر پڑا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہم ہر طرف سے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور خطرناک دشمن ہمارے ہر طرف ہیں اور اس کے مقابلے کے ظاہری سامان ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ پھر جو مشکلات زمانہ درپیش ہیں۔ اور ہم جن جن مشکلات میں سے گذر رہے ہیں۔ ان کی حد نہیں۔ جدھر دیکھتے ہیں گڑھا نظر آتا ہے۔ مذہبی ضروریات ہمیں کھینچتی ہیں کہ ہماری تمام تر توجہ اشاعت کی طرف ہونی چاہیئے۔ اور اشاعت میں لگ جائیں اقتضاء دین یہ ہے کہ ہم ساری توجہ ادھر لگا دیں، لیکن سیاسی حالت آجکل ملک کی چاہتی ہے کہ ہم اپنی توجہ کو ادھر پھیر دیں اور کوشش کریں کہ ملک ان مشکلات میں سے نکل جائے۔ اور وہ ایسی مشکلات ہیں جن کے باعث ہماری اشاعت میں بھی روک پیدا ہوتی ہے۔

ہم منافق نہیں ہیں کہ ادھر تو گورنمنٹ کو کچھ کہیں ادھر ملک کے لوگوں کے پاس گورنمنٹ کے خلاف باتیں کریں۔ یا ہمیں یہ خواہش نہیں کہ ہمیں اس طرح گورنمنٹ میں بھی نیک نامی حاصل ہو اور لوگوں میں بھی۔

گورنمنٹ سامان رکھتی ہے۔ فوجیں رکھتی ہے۔ اس لیے یہ اپنے مخالفوں کو اپنی طاقت کے بل پر دبا سکتی ہے اور وہ لوگ جو ہمارے مخالف ہیں بڑے جتھے رکھتے ہیں۔ اگر ان میں سے بعض کو پکڑ لیا جائے تو دوسرے ان کی جگہ کھڑے ہو سکتے ہیں ہماری حالت نازک ہے، نہ ہم جتھا رکھتے ہیں۔ نہ ہمارے پاس فوجیں ہیں نہ ہم گورنمنٹ کے خلاف چلنے والوں اور بغاوت کرنیوالوں سے مل سکتے ہیں۔ نہ ہم منافقت سے ان کو خوش کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا مذہب ہمیں ایسے لوگوں سے علیحدہ رہنے کا حکم دیتا ہے اور ہمارا ہادی اور رہنما جس نے اس وقت ہمیں خدا کی طرف بُلایا۔ اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم بغاوت نہ کریں اور گورنمنٹ کی وفاداری اور خیر خواہی کریں کیونکہ خدا نے اس کو اس سلطنت کے ماتحت اس لیے پیدا کیا تھا کہ یہ سلطنت تمام موجودہ سلطنتوں سے بہتر اور اچھی سلطنت ہے پس ادھر تو ہماری مذہبی تعلیم ہمیں حکم دیتی ہے کہ ہم کسی قسم کی شورش سے تعلق نہ رکھیں اور گورنمنٹ کے وفادار رہیں۔ ادھر ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم منافقانہ طور پر لوگوں کو بھی خوش کر سکیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم گورنمنٹ کی وفاداری کرتے ہیں کیونکہ ہمارا مذہبی فرض ہے، لیکن ہمیں لوگ تکلیفیں دیتے ہیں اور ساتھ ہی یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دشمن جو ہم سے زیادہ ہیں ہمیں نقصان پہنچانے کے لیے گورنمنٹ کو غلط رپورٹیں دیتے ہیں۔ پہلے وفاداری سے لوگوں سے دُکھ پایا۔ اب ابناء وطن کی جھوٹی شکایتوں

کے باعث گورنمنٹ کے بعض حکام سے دُکھ پایا۔ اس کا یہ نتیجہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہم اپنے مذہبی فرض کو ترک کر دیں پس ہم اپنے اصلی فرض کو ترک نہیں کر سکتے، لیکن ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہم ہر حال میں اپنے مرکز پر قائم رہیں گے مگر یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص میں ایسے حالات میں مرکز پر قائم رہنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ پس ایسی حالت میں ہمارا مذہب تعلیم کرتا ہے کہ جہاں تمہاری ایسی حالت ہو تو خدا کے حضور جُھک جاؤ۔

آج ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ افغانستان کی اندرونی حالت اچھی نظر نہیں آتی۔ ممکن ہے کہ وہ سرحد پر مشکلات پیدا کرے۔ ایسی صورت میں مشکلات اور بھی بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ بہر حال اس وقت دُعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شریروں کے شر سے بچائے۔ اور دوسری طرف جو ہم مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کر کے ہر قسم کی شورشوں سے علیحدہ ہیں۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال ہو۔"

(الفضل ۷ / ۱۰ مئی ۱۹۱۹ء)